جمعرات
۲۴ نومبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۶۳ | جمعرات - ۱۹ جمادی الثانی - ۱۴۱۵ھ ‘۲۴ - نبوت ۱۳۷۳ ہش ‘ ۲۴ - نومبر ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیب شماری سے کوئی نیک نتیجہ نہیں نکل سکتا

عیب شماری سے کوئی نیک نتیجہ نہیں نکل سکتا کسی کا عیب بیان کیا اور اس نے سن لیا وہ بغض و کینہ میں بھی اور بڑھ گیا۔ پس کیا فائدہ ہوا۔ بعض لوگ بہت نیک ہوتے ہیں اور نیکی کے جوش میں سخت گیر ہو جاتے ہیں اور امر بالمعروف ایسی طرز میں کرتے ہیں کہ گناہ کرنے والا پہلے تو گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا تھا پھر جھنجھلا کر کہہ دیتا ہے کہ جاؤ ہم یونہی کریں گے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو شخص خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے (اس پر) خدا سے نور اترتا ہے۔ (وہ) اپنے فرشتوں کو اس کی خدمت کے واسطے مامور فرماتا ہے۔ جو اس کے واسطے کچھ کھوتا ہے اس کو اس سے ہزار چند دیا جاتا ہے۔ دیکھو صحابہؓ میں سے سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا تھا اور کمبل پوش بن پھرا تھا۔ مگر جب خدا تعالیٰ نے اسے دیا تو کیا دیا۔ دیکھ لو کیسی مناسبت ہے کہ اس نے چونکہ سب صحابہؓ سے اول خرچ کیا تھا اسے سب سے پہلے خلافت کا تخت عطا کیا گیا۔ غرض خدا کوئی بخیل نہیں اور نہ اس کے فیض خاص ہیں بلکہ ہر ایک جو صدق دل سے طالب بنتا ہے۔ اسے عزت دی جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۳۱)

سوسائٹی کو دکھ سے بچانے کیلئے غیبت اور دل آزاری دونوں سے اجتناب ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

عفو کے نتیجہ میں ستاری پیدا ہوتی ہے۔ اور عفو کے فقدان کے نتیجہ میں دو بدیاں براہ راست پیدا ہوتی ہیں۔ ایک ستاری کے فقدان کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ عفو اگر نہ ہو تو سب سے پہلے ظن اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ یعنی جو برائیاں نظر نہیں آ رہیں ان میں بھی انسان ظن شروع کر دیتا ہے کہ یہ بھی ہو۔ چونکہ برائی دیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ چسکا ہوتا ہے، کسی کی بدیاں دیکھنے سے لطف آتا ہے تو جب وہ بدیاں نظر نہیں آتیں تو عادت جو گندی پڑ چکی ہے یہ چسکا تو پورا کرنا ہے پھر وہ ظن کے ذریعہ پورا کیا جاتا ہے کہ ہاں یہ نظر تو نہیں آئی مگر ہوگی ضرور۔ اس کے پیچھے ضرور کوئی خرابی موجود ہے جو مجھے نظر نہیں آئی اور پھر ظن تجسس کو جنم دیتا ہے آگے بڑھ کر انسان کہتا ہے۔ اچھا نظر نہیں آئی۔ ہوگی ضرور۔ تو کیوں نہ میں تلاش کروں۔ کھوج نکالوں۔ ایسے لوگ دوسروں کی بدیاں تلاش کرنے میں اپنی عمر عزیز ضائع کر دیتے ہیں اور دوسرے پہلو پر چونکہ ستاری نہیں رہتی۔ عفو نہ ہو تو ستاری ہو نہیں سکتی۔ ستاری نہ ہونے کے نتیجہ میں پھر یہ بدیوں کو دوسری جگہ پہنچاتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں پھر آگے دو بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک غیبت اور دوسری چغل خوری غیبت ایسی بات کو کہتے ہیں جو کسی کے غیب میں کی جائے۔ یعنی غائبانہ طور پر کسی کے متعلق کہی جائے۔ اور وہ بات ایسی ہو کہ اس سے دوسرے کو دکھ پہنچے۔ اگر وہ سن لے تو اس کو تکلیف پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کی جو تعریف بیان فرمائی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غیبت اس بات کو نہیں کہا جاتا کہ کسی کے متعلق جھوٹی بات کہیں۔ بلکہ غیبت اس بات کو کہا جاتا ہے کہ سچی بات کہیں لیکن وہ بات ایسی ہو کہ جس کے نتیجہ میں اسے دکھ پہنچتا ہو۔ اگر غائبانہ کی جائے تو اس کا نام غیبت ہے۔ اور اگر موجودگی میں کی جائے تو اس کا نام دل آزاری ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اس بارہ میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ غیبت کرنا تو برا ہے یعنی غائبانہ بات نہیں کرنی چاہئے۔ جب ان سے پوچھا جائے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ میں تو اس کے منہ پر بھی کر سکتا ہوں۔ تو فرمایا ایک اور بدی کرو گے پہلے تو غیبت کر رہے تھے اب دلآزاری بھی کرو گے۔

پس غیبت کا یہ مفہوم بہرحال نہیں ہے کہ غائبانہ تو نہ کی جائے لیکن سامنے کی جائے۔ جب سوسائٹی کو دکھ سے بچانا مقصود ہے تو لازماً غائب کی بات ہو یا حاضر کی دونوں ناجائز ہیں۔

(از خطبہ ۲۷۔ جنوری ۱۹۸۴ء)

تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ امتہ الصبور صاحبہ بنت مکرم قریشی ناصر احمد صاحب کراچی کے نکاح کا اعلان محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے احمدیہ ہال کراچی میں مورخہ ۳۰۔ ستمبر ۹۴ء بروز جمعہ عزیز مکرم عمر نصر اللہ خان ابن مکرم چوہدری محمود نصر اللہ خان صاحب سے ۵ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر کیا۔ تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۴۔ اکتوبر ۹۴ء کو منعقد ہوئی جہاں محترم مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم داؤد احمد صاحب مقیم امریکہ ابن مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب پاکستان آنے والے تھے کہ شدید کمر درد کی وجہ سے مجوزہ سفر ملتوی کرنا پڑا۔ احباب کرام سے موصوف کی جلد صحتیابی اور بخیریت پاکستان آمد کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبد الرحمان شاکر صاحب کے صاحبزادے مکرم وسیم احمد واہ کینٹ سے گھر آئے تو الٹیاں آنے سے بیمار ہو گئے۔ تکلیف بڑھ گئی تھی مگر اب طبیعت بحال ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر سید جمیل محمود صاحب ابن کرنل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر سید عبد العلی صاحب (لاہور کینٹ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۷۔ ستمبر ۹۴ء کو لندن میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام سید عامر علی تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم پروفیسر بشیر احمد صاحب (وفات یافتہ) کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو صحت اور برکتوں والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک اور خادم دین بنائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۴۔ نبوت۔ ۱۳۷۳ ہش ۲۴۔ نومبر ۱۹۹۴ء

افغانستان۔ ایک المناک پہلو

افغانستان میں سے روس کو گئے پانچ سال ہونے کو ہیں مگر جن تنظیموں نے روس کو نکالا تھا وہ آپس میں برسرپیکار ہیں۔ یہ سب مسلمان ہیں اور اسلام کے نام پر ہی انہوں نے جارح طاقت کو ملک سے نکالنے میں کامیابیاں حاصل کی تھیں۔ روزانہ بیسیوں مسلمان اپنے دیگر مسلمان بھائیوں کی گولیوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔ گھروں سے بے گھر ہو رہے ہیں اور ایک دوسرے کے مکانوں عمارتوں اور ساز و سامان کو تباہ کر رہے ہیں۔

گزشتہ دنوں اس بارے میں ایک ایسی خبر آئی ہے جس نے ہر صاحب دل کو مضطرب کر دیا ہے۔ برستی گولیوں اور توپوں اور ٹینکوں کے گولوں کی بوچھاڑ میں یہ خبر ان دلوں کو اور بھی زخمی کر گئی ہے جو برادر اسلامی ملک میں خانہ جنگی سے دل گرفتہ اور پریشان ہیں۔

انسانی بہبود کے بعض عالمی اداروں نے اقوام متحدہ کے تعاون سے افغانستان کے بچوں کو متعدی امراض سے بچانے کے لئے ٹیکے لگانے کا پروگرام بنایا اور لاکھوں بچوں کو ٹیکے لگانے کے لئے ساز و سامان اور افرادی قوت فراہم کی تاکہ جنگ کی تباہی کے شکار اس ملک کے معصوم بچے جان لیوا اور تباہ کن بیماریوں سے محفوظ رہیں۔

انسانی بہبود کے عالمی کام کرنے والے یہ ادارے مغربی ملکوں کے افراد پر مشتمل ہیں۔ اور مغرب میں کس مذہب کے پیروکار ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ یہ یا تو عیسائی ہیں یا دہریہ اور ممکن ہے کہ ان میں سے کچھ یہودی بھی ہوں۔ یہ عیسائی دہریہ اور یہودی، مسلمانوں کے بچوں کو بچانے کے لئے جنگ سے تباہ حال ملک میں آئے ہیں۔ اس ملک کے باپوں کو اپنے بچوں کی فکر نہیں ان کو اپنی جنگ سے غرض ہے۔ خون بہانے سے دلچسپی ہے۔ اقتدار کے حصول کی خواہش میں یہ دیوانے ہو کر تباہی اور بربادی کا شغل جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مسلمانوں کے بچوں کو بچانے کے لئے کوئی مسلمان آگے نہیں آیا مسلمانوں کے بچوں کو بچانے کے لئے عیسائی اور یہودی آگے آئے ہیں۔ یہ حقیقت کتنی تکلیف دہ ہے۔ ہر صاحب دل، ہر سنجیدہ فکر اس پر مضطرب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

انسانی ہمدردی کے کاموں کا عالمی سطح پر جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ مغربی ملک جن کو آئے دن اخلاقی اور روحانی پستی میں گرے ہونے کا طعنہ دیکر اپنی نفسیاتی تسکین کا سامان کیا جاتا ہے۔ یہی لوگ عالمی سطح پر دکھی انسانیت کی خدمت میں سب سے آگے ہیں۔ ابھی حال ہی میں روانڈا میں قبائلی جنگ پوری شدت سے بھڑکی تو مغربی ملکوں کی کئی تنظیمیں بیماریوں سے متاثرہ افراد کو بچانے کے لئے آگے آئیں۔ مغربی ملکوں کے علاوہ اگر کوئی اور جماعت اس ضمن میں آگے آئی تو وہ جماعت احمدیہ تھی جس کے امام نے بیماریوں سے بچاؤ کے لئے ہومیوپیتھی ادویات دینے کی تحریک فرمائی اور جماعت احمدیہ نے اپنی مقدور بھر اس خدمت میں حصہ لیا۔

اس استثنیٰ کو چھوڑ کر دیکھا جائے تو عالمی سطح پر انسانی ہمدردی کے کام کرنے والوں میں کسی مسلمان یا ایشائی تنظیم کا نام بھی کم ہی سننے میں آتا ہے۔ مقامی یا علاقائی سطح پر یا اپنے اپنے ملک میں کام کرنے والے تو ہیں۔ مگر دوسروں کے لئے کام کرنا۔ اپنے ملک سے باہر جا کر تکالیف اٹھا کر اور پھر جنگ کے ماحول میں جا کر انسانیت کی خدمت کرنا کتنی بڑی عظمت کی بات ہے اس کا ادراک ایشیائی اقوام کو بہت کم ہے۔

آیئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تیسری دنیا اور خصوصاً مسلمان ممالک کو یہ توفیق دے کہ وہ خدمت انسان کے میدان میں آگے آنے والے ہوں اور اس شعبے میں جو بے حسی ہمارے ممالک میں پائی جاتی ہے اس کا ازالہ کرنے والے ہوں۔ ہمارے ایشیائی اور اسلامی ممالک باہمی جنگ و جدل کو چھوڑ کر سر اٹھا کر کبھی دنیا کو بھی دیکھیں اور سمجھیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اور وہ کیا کر رہے ہیں۔ جو نہیں ہونا چاہئے۔

خدا کرے ایسا ہی ہو۔

ہیں ازل سے زندہ و پائندہ تیری سب صفات
اور ہر شئے کا سہارا تیرے پیارے نام ہیں
غیب سے دیتا ہے رُوحوں کو پیامِ زندگی
"تیرے اے میرے مربّی کیا عجائب کام ہیں"

ابو الاقبال

نغمۂ عندلیب زار گیا
اے گلو موسمِ بہار گیا

کوئی اہلِ چمن سنے نہ سنے
مرغِ شوریدہ سر پکار گیا

ساتھ کیا لے گیا جہاں سے کوئی
جامۂ زیست بھی اتار گیا

خُلد دوزخ بنے گا دوزخ خُلد
حشر میں جب یہ بیقرار گیا

آگے اس کا نہ کچھ سراغ چلا
عرش تک آہ کا شرار گیا

حُسن تو تھا چلا چلی میں مگر
جیتے جی عشق ہم کو مار گیا

مُسکرا کر نظر چُرا لینا
ایک ہی تیر دل کے پار گیا

حُسن ہے گو قدم قدم پہ فریب
بے دلوں میں نہ اعتبار گیا

آگے ہوش آتا جاتا رہتا تھا
اب تو اتنا بھی اختیار گیا

(روشن دین تنویر)

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع ۹۴۔۱۹۹۳ء مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

○ سال ۹۴۔۱۹۹۳ء میں کارکردگی کے لحاظ سے مقابلہ بین الاضلاع میں حسب ذیل تفصیل سے اضلاع نے امتیاز حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب اضلاع کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی۔
۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔
۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میرپور خاص سندھ۔
۴۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد۔
۵۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ۔
۶۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ۔
۷۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میرپور آزاد کشمیر۔
۸۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع عمرکوٹ سندھ۔
۹۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا۔
۱۰۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع چکوال۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۴۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیو پیتھک ادویہ کی پرُووِنگ کے طریق اور فلسفہ کا تفصیلی تذکرہ

احمدی احباب ہومیو ادویہ کی پروونگ کرکے ہومیو ریسرچ کے معیار کو تقویت دیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں مورخہ ۸- نومبر ۱۹۹۴ء کو ہومیو پیتھک کلاس میں

فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۴۲

لندن ۸- نومبر ۱۹۹۴ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھک کلاس میں پروونگ کے طریقے پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور احمدی ہومیو پیتھوں کو اس طرف متوجہ فرمایا کہ وہ ہومیو ادویہ کی پروونگ کے میدان میں ریسرچ کریں تاکہ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچایا جاسکے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایک نظریہ یہ ہے کہ خون کا وہ سیال مادہ جس میں سرخ اور سفید ذرے معلق رہتے ہیں اور جسے الیکٹرولائٹ کہتے ہیں۔ اس میں ۱۲ نمکیات ہوتے ہیں۔ ان کے توازن بگڑنے کا نام بیماری ہے۔ ہر قسم کی بیماریوں کی یہی جڑ ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس دعوے میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور ہے۔ بعض لوگ تو ہر قسم کا علاج صرف بارہ TISSUES سے کرتے ہیں۔ یہ ایک الگ بحث ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا بعض ڈاکٹر چھوٹے بچوں کو ٹانک کے طور پر کبھی ۵ فاسز اور کبھی اور چیزیں دیتے ہیں۔ اور تجارت کی غرض سے ان کے اچھے اچھے نام دے کر یہ ٹانک بیچتے ہیں۔ اب عام لوگوں کو ان تفاصیل کا علم نہیں۔ صرف یہ سن رکھا ہے کہ ہومیو پیتھک کی دوا معصوم دوا ہے کوئی رد عمل نہیں۔ اس کے استعمال سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ بچہ بہتر ہو جاتا ہے لیکن کچھ دیر کے بعد جب یہی چیز زیادہ مقدار میں دی جائے تو الکٹرولائٹ بگڑنے لگتا ہے۔ بعض بچوں کو بلڈ کینسر ہو گیا وہ سنبھالے نہیں سنبھلے۔ یہ خطرات بڑے گہرے ہیں۔

ایک ایسا کیس تھا جس میں ایک ایلو پیتھک ڈاکٹر نے کالی فاس اپنے لئے استعمال کرنی شروع کی۔ اسے احتیاط کا پتہ نہ تھا۔ کئی مہینے کھائی۔ بعض علامات ظاہر ہونی شروع ہوئیں تو اس نے اپنے خون کا ٹیسٹ کروایا تو پتہ چلا کہ عام مقدار سے کالی فاس ۶/۵ گنا زیادہ تھی۔ باقی نمکیات کا توازن ٹھیک تھا۔ کالی فاس کی نسبت اگر ۸/۷ گنا ہو جائے تو ایسا مریض یکدم فوت بھی ہو جاتا ہے۔

اس سالٹ کا بجلی کے اندرونی نظام سے بھی گہرا تعلق ہے۔ انسان کے جسم میں بجلیاں بھی بن رہی ہیں۔ مختلف پیغامات ملتے ہیں۔ دل کو ایک منٹ میں ۷۲ دفعہ دماغ سے بجلی کی حرکت کا پیغام آتا ہے۔ جو عضلات کو دھڑکنے کا حکم دیتی ہے۔ یہ توازن بگڑ جائے تو اچانک ہارٹ فیل بھی ہو جاتا ہے۔ جو بجلی کی لہر آتی ہے اس کی بجائے دل کے عضلات سے ایک فالتو لہر اٹھتی ہے۔ اور زائد دھڑکن شامل ہو جاتی ہے۔ اگر یہ فالتو بیٹ BFAT (دھڑکن) دل کی معمولی بیٹ BEAT کے ساتھ شامل ہو جائے تو دل پر اتنا اثر ہو جاتا ہے کہ اچانک ہارٹ فیل ہو جاتا ہے کالی فاس اس پر اثر انداز ہوتی ہے۔ کالی فاس کی مقدار اگر خون میں بڑھ جائے تو بغیر کسی بیماری کے ظاہر ہوئے مریض اچانک مر سکتا ہے۔

ان ڈاکٹر صاحب کو اس کا پتہ لگا تو انہوں نے کالی فاس فوراً بند کر دی ۱۵-۲۰ دن کے بعد نارمل ہو گئے۔

حضرت صاحب نے بتایا کہ اگر ٹیبل سالٹ (معمول کا نمک) زیادہ کھایا جائے تو نمک خون میں بڑھ جاتا ہے۔ ڈاکٹر اس کا کھانا بند کرا دیں گے۔ اب ایک نیا رجحان بدلا ہے۔ پہلے کہتے تھے کہ بلڈ پریشر کی وجہ نمک کا زیادہ کھانا ہے۔ جدید تحقیق یہ ہے کہ نمک زیادہ کھایا جائے تو گردے اور جلد کے مسامات سے زائد نمک خارج ہو جاتا ہے اور اندرونی توازن برقرار رہتا ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے بلڈ پریشر زیادہ ہو جائے تو نمک اس کو مزید خراب کر دیتا ہے۔ خود نمک بلڈ پریشر نہیں بگاڑتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا اب سوال یہ ہے کہ کالی فاس کی جتنی بھی مقدار کھائی جائے خون میں اس کی مقدار بڑھ نہیں سکتی۔ وہ ڈاکٹر صاحب ۶ X میں کھاتے تھے۔ یعنی ایک گرین کا دس لاکھواں حصہ۔ اب یہ کتنی بھی کھائی جائے۔ اس سے ہزارہا زیادہ حصہ روزانہ جسم معمول کی خوراک میں کھا لیتا ہے۔ یہ میٹیریل کالی فاس کی طرح کام نہیں کرتا۔

ایک امریکی ڈاکٹر نے بھی ایسا کیا اس نے کالی فاس کی اوور ڈوز کھلا کر تجربہ کیا تو خون میں اس کی مقدار بڑھ گئی یہ پروونگ PROVING کا اصول ہے۔ پروونگ کی تصدیق ہے۔ عام نمک ہم کھاتے ہیں۔ اس کے مثبت اثرات جسم پر ہوتے ہیں اس سے بلڈ پریشر بڑھتا ہے تو یہ نمک کے مثبت اثرات ہیں نمک کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔ لیکن اگر یہی نمک ہومیو پیتھک ڈوز میں کھایا جائے تو منفی اثر پیدا کرتا ہے۔ وہ اتنا ہلکا ہوتا ہے اس کی پوٹنسی بنا دی جائے تو اس کے اثر کی طاقت بہت بڑھ جاتی ہے۔ مقدار کم ہوتے ہوتے بالکل غائب ہو جاتی ہے۔ صرف یادداشت رہ جاتی ہے۔ جو جسم کو پیغام دیتی ہے کہ میں وہ تبدیلیاں پیدا کرنی چاہتی ہوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا انسانی جسم پر ہر طرف سے حملے ہوتے ہیں۔ اللہ نے اس کے مقابلے کی طاقت جسم کو بخشی ہے۔ جسم کے اندر سے اس کا جواب ملتا ہے۔ ہر چیز جو آپ کھا رہے ہیں اس کا معمولی سا رد عمل ضرور ہوتا ہے۔ جب مقدار زیادہ ہو تو جسم شکست مان لیتا ہے اور برعکس رد عمل دکھائی نہیں دیتا۔ جسم کو رد عمل کی طاقت ہی نہیں ہوتی۔ لیکن اگر حملہ معمولی ہو تو جسم کو حملے کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔

یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ویکسی نیشن کا کام ہے اس کا بنیادی اصول ایک ہی ہے۔ بیرونی حملے کے خلاف جسم کو دفاعی نظام حاصل ہے۔ اگر وہ حملے کا جواب دینے کے لئے جاگ اٹھے تو جواب دے سکتا ہے۔

مثلاً چیچک کا مواد لے لیا۔ اس طرح سے کہ اس میں بعض جراثیم زندہ ہیں بعض کمزور ہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ یہ جراثیم جسم پر حملہ کر کے اس پر غالب نہیں آسکتے۔ جب یہ غالب نہیں آسکتے تو ہوتا یہ ہے کہ جب یہ کمزور ہوں گے تو جسم رد عمل دکھائے گا۔ جب ایک دفعہ کامیاب رد عمل دکھا دے تو پھر جراثیم کتنی بھی طاقتور صورت میں آجائے وہ جسم پر قابو نہیں پاسکے گا۔

اچانک حملے میں جسم سویا رہتا ہے جو حملہ بہت خفیف ہو اس میں جسم اٹھ جائے تو جوابی کارروائی دکھاتا ہے۔ بعض ویکسی نیشن آٹھ آٹھ سال تک جسم میں رد عمل کو زندہ رکھتی ہے۔ آٹھ سال میں انسانی جسم نے کیا کیا کھایا پیا۔ جسم میں بے شمار کیمیائی تبدیلیاں آئیں مگر اندر کوئی چیز ایسی ہے جس نے یادداشت کو زندہ رکھا۔

ہومیو ڈاکٹروں نے یہ تصدیق کی ہے کہ سل کے مادے سے اگر ایک خاص مقدار میں علاج کیا جائے تو ساری عمر ٹی بی نہیں ہوتی۔ اس کی اور بھی مثالیں ہیں۔ ایلو پیتھی میں بھی یہی ہے۔ نظام دفاع کا مسئلہ یہی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اب آیئے پروونگ کی طرف کالی فاس اتنی تھوڑی مقدار میں دی جائے کہ دس لاکھواں حصہ ایک گرین کا ۱۰۰ سال بھی دیتے رہیں تو جسم میں اس کی مقدار نہ بڑھے گی۔ مگر ہوا یوں کہ جب کمزور حملہ ہوا (ہومیو پیتھک ڈوز میں) تو جسم نے رد عمل دکھایا اور کالی فاس کے بداثرات کو مٹا دیا۔ کالی فاس کی مقدار جسم میں کم کر دی۔ یہ پیغام بہت کمزور ہے لیکن پیغام یہ ہے کہ کالی فاس زیادہ ہو رہی ہے۔ ان صفات کی بجائے جسم برعکس رد عمل کرے گا۔ اس کی مقدار کے خلاف رد عمل پیدا ہو گا۔

پروونگ PROVING یہ ہے کہ ایک پیغام دے کر' دوسرا' تیسرا پیغام جلد جلد دیا جائے۔ تو اعصاب ٹوٹ جاتے ہیں نظام دفاع کے۔ وہ مقابلہ کرنے کی بجائے اس کے اثر کو قبول کرنے لگ جاتا ہے۔ اس کو پروونگ کہتے ہیں۔ یہ بداثر مستقل نہیں ہو گا۔ اگر زیادہ مقدار میں افیم دے دی جائے تو مثبت اثر ہو گا۔ مار بھی دے گا۔ لیکن اگر ہومیو مقدار میں افیم دی جائے جسم کا رد عمل دیکھنے کے لئے کہ یہ کیا رد عمل دکھائے گا۔ یعنی ہر پانچ منٹ کے بعد دے دی جائے تو اگرچہ مجموعی مقدار تو کچھ بھی نہ ہو گی مگر بار بار دینے سے جسم عارضی طور پر اس کے اثرات ظاہر کرنے لگ جاتا ہے۔ اس نے بہت سے مواقع مہیا کر دیئے کہ اپنے اوپر بھی رد عمل ظاہر کرے اور دوسروں پر بھی۔ ان انسانی تجربات سے علم ہو گیا کہ کوئی زہر کیا رد عمل دکھاتا ہے۔ اس کو پوٹنٹائز فارم میں دے کر اس کا اثر دیکھتے تھے۔ بلائنڈ تجربات بھی کرتے تھے۔ یعنی ساتھیوں کو بتاتے نہ تھے کہ یہ کیا چیز ہے۔ کہتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ یہ لے جاؤ اور دن میں ۲۰- ۲۵ مرتبہ کھاؤ- وہ جن اثرات کو ظاہر کرتے تھے اس سے ہائن من کو یقین ہو گیا' سائنسی انداز میں ثابت ہو گیا کہ ہلکے سے ہلکا احساس ایسا ردعمل دکھاتا ہے جو عام دماغ محسوس بھی نہیں کر سکتا۔

نمک کا ایک گرین GRAIN اثر دکھاتا ہے۔ لیکن اگر ایک گرین کا کروڑواں حصہ کھلائیں تو وہ ردعمل کرتا ہے اور مزید بھی کھلانے سے ردعمل کرتا ہے۔ روح اس اثر کو قبول کرتی ہے۔ اس لئے میں اسے روحانی طریق (روح کا طریق) کہتا ہوں۔ تیس کی طاقت میں بے تکلفی سے دیتے ہیں۔ اس کے اندر اصل دوائی کا تو کوئی بھی حصہ نہیں رہتا۔ پھر دیا کیا؟ ۱۲- ۱۳ پوٹنسی پر پہنچ کر اصل کا تو کچھ بھی نہیں رہتا لیکن اصل کی جو صفات ہیں اس کا نہ مٹنے والا اثر رہ جاتا ہے۔ ۳۰ کی طاقت میں اصل کا اتنا حصہ رہ جاتا ہے کہ ایک بٹا ۶۰ زیرو۔ اتنواں حصہ دوائی کا رہ جاتا ہے۔

X۶ کا مطلب ہے ایک بٹا دس لاکھ۔ گنتی کی آخری حد پر ۱۹ صفر لگتے ہیں۔ تیس کی طاقت میں ۶۰ زیرو لگتے ہیں۔ گویا کہ رہا کیا باقی؟ لیکن اثر اتنا یقینی کہ کوئی اس کا انکار ہی نہیں کر سکتا۔ ایک لاکھ کی پوٹنسی کا مطلب ہے دو لاکھ صفر۔ میں نے حساب لگایا کہ ایک لاکھ کی طاقت میں اتنواں حصہ رہ جاتا ہے کہ ساری کائنات میں اتنے بھی ایٹم موجود نہیں ہیں۔ لیکن ایک لاکھ کی پوٹنسی اتنا زیادہ واضح اثر دکھاتی ہے کہ اس کا کوئی انکار کر ہی نہیں سکتا۔

بعض لوگوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دوا کا ایک قطرہ کراچی میں بحرہند کے ساحل پر سمندر میں پھینکا جائے پھر لہریں بار بار مل کر اس کو ساری دنیا کے سمندروں میں برابر ملا دیں اور پھر جاپان سے بحرالکاہل کے کنارے پانی کا ایک گھونٹ لے لیا جائے تو وہ ہومیو پیتھی دوا ہے۔

اس لئے یہ سوال کرنا کہ یہ کوئی مادی نظام ہے یہ ایک احمقانہ سوال ہے۔ اس لئے میں نے یہ نظریہ بنایا ہے کہ کوئی یادداشت کا لطیف در لطیف نظام ہے جو مٹتا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ قیامت کے دن تمہاری جلد گواہی دے گی' اعضاء گواہی دیں گے' اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے نہ چھوٹی بات چھوڑتی ہے نہ بڑی۔ ایک معمولی سی حرکت بھی کریں تو وہ ریکارڈ ہو جاتی ہے۔ دل میں کسی خیال کا ایک FLASH (جھماکا سا) بھی آ جائے تو وہ بھی ریکارڈ ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ کا نظام عدل ہے جو قیامت کے دن پیش ہو گا۔ یہ نظام گواہی دے گا۔ ریکارڈ کی سوئی کی طرح وہ نظام چلے گا۔ جس بات پر بھی کوئی سزا ملنی ہو گی وہ پوری طرح کھول کر سامنے لایا جائے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس نظام کے اصول کی بنیاد پر ہومیو پیتھی کام کرتی ہے۔

ہومیو پیتھی کی ہر دوا ایک یادداشت ہے۔ مگر ردعمل نہیں دکھائے گی۔ جسم کو اس کے ردعمل کی ضرورت نہیں۔ ہاں جب پیغام صحیح مل جائے گا تو ردعمل درست ہوتا ہے۔

کالی فاس زیادہ دی جائے تو ردعمل رک جاتا ہے اور جسم اس کے اثرات عارضی طور پر دکھانے لگ جاتا ہے۔ یہ پروونگ PROVING ہے۔ یہی ویکسی نیشن کا اصول ہے۔ ہومیو پیتھی میں بیرونی حملہ اتنا کمزور ہو گا کہ جسم اس کا مثبت ردعمل دکھانے لگ جائے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے پروونگ کرنے کے بارے میں جماعت کو کہا تھا لیکن اس کا زیادہ ردعمل نہیں ملا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کو اس کا صحیح پتہ نہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہائن من نے بعض زہروں کو خفیف مقدار میں پوٹنٹائز کر کے پروونگ کی اور رپورٹیں اکٹھی کیں تو پتہ چلا کہ زہروں کی جو علامات لکھی ہوئی تھیں جسم پر ویسے ہی اثرات رونما ہوئے۔ اسے اس سے خوشی ہوئی۔ مطلب یہ ہے کہ جسم میں کوئی مانیٹرنگ کا ایسا نظام ہے کہ جو باریک سے باریک باتوں کو نوٹ کرتا ہے۔ اس کو جب اس بات کی تسلی ہو گئی تو اس نے بے دھڑک ہو کر اس پر عمل کیا اور لاکھوں لوگوں کو اس سے فائدہ حاصل ہوا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایکونائیٹ کی مثال ہے۔ یہ میٹھا تیلیا ہے۔ اس کی علامات موجود ہیں کہ اگر اسے زہر کے طور پر کھایا جائے تو وہ کیا اثر دکھاتا ہے۔ ایکونائیٹ کے زہر سے مغلوب ہو جانے والے کو شدید خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ جو اچانک آتا ہے۔ اور اچانک ہی بیماری بھی حملہ آور ہوتی ہے۔ سردرد ہو تو اچانک کسی وقت سردرد زور سے اور قوت سے ہو گی۔ موت کا شدید خوف ہو گا۔ اگر یہ علامتیں پائی جائیں اور ایکونائیٹ کی ۳۰ خوراک دے دی جائے تو جتنی جلدی درد آیا تھا اتنی ہی جلدی دور ہو جائے گا۔

بیلاڈونا میں بھی یہی علامتیں ہیں۔ بار بار دیئے جانے کی وجہ سے روح نے وہ ردعمل چھوڑ دیا۔ اور بیلاڈونا کا اثر ظاہر ہوا۔ کہ شدید سردرد ہوئی موت کا خوف لاحق ہو گیا دوا بند کر دی تو ٹھیک ہو گیا۔ یہ محض تجربہ تھا جو ٹھیک ہو گیا۔

پروونگ میں زہر کے اثر سے مادی اثرات سے بہت زیادہ علامات ظاہر ہوئیں۔ مثلاً خشک سردی میں زہر نے زیادہ اثر دکھایا۔ خشک سردی کے مقام پر جب ایکونائیٹ دی گئی تو بہت اثر ہوا۔ سردرد اور فالج اچانک ہوا۔ پھر چلنے پھرنے کا اثر' آرام کا اثر' رات کا یا دن کا اثر۔ آرسنک اندھیرے میں اور زیادہ بھڑک اٹھتا ہے۔ رات کے وقت بارہ بجے یا دن کے وقت اثر ہوتا ہے۔ سورج کی پوزیشن اثر انداز ہو رہی ہے۔ یہ ایسے اثرات تھے جو عام اثرات میں نظر آ ہی نہیں سکتے تھے۔

جن کو بجلی کے تموج سے دمہ ہوتا ہے وہ ایک دو دن پہلے اس کے اثرات کو محسوس کر لیتے ہیں۔ موسم دو دن بعد بگڑتا ہے۔ یہ اثر کون محسوس کرتا ہے؟ یہ روح ہے۔ جو مادے سے بالا بھی ہے اور مادے سے متعلق بھی ہے۔

پھر دیکھا جائے کہ موسم خشک ہے یا تر۔ پہاڑی علاقہ ہے یا سمندر کا علاقہ۔ مختلف مقامات پر مختلف اثرات ہوتے ہیں۔ بعض کو سمندر کے قریب آنے سے اور بعض کو سمندر سے دور جانے سے اثر ہوتا ہے۔

ایک مریض کا پاکستان سے خط آیا کہ میں کراچی میں تھا تو سخت تکلیف تھی۔ پنجاب آیا ہوں تو ٹھیک ہو گیا ہوں اس کو برومیئم دی۔ دن کے گیارہ بجے کیا اثر ہے۔ بارہ بجے کیا ہے۔ اس کے دو گھنٹے کے بعد کیا ہے۔ سورج کی شعاعوں کے زاویے بدلنے سے کیا اثرات ہوتے ہیں۔ سائنس دان ابھی تک ان کو سمجھنے کے قابل بھی نہیں ہوئے۔

سائنس سمجھے یا نہ سمجھے مشاہدہ اتنا ٹھوس ہے اور واضح ہے کہ اسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ ایک دائرے میں ایک مشاہدہ درست ہے اور دوسرے میں دوسرا مشاہدہ درست ہے ایک بات کا ایک وقت میں ایک اثر ہے دوسرے وقت میں وہ اثر نہیں ہوتا۔ دائرہ کار مختلف ہے۔ کوانٹم فزکس کا فلسفہ بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

نسیم سیفی

نئی بات

سانپ کا تو نام ہی سن کر دہشت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب سانپ کو ناگ کہا جائے ایسا لگتا ہے وہ اور بھی زیادہ دہشت ناک ہو گیا ہے۔ یہ بات عام طور پر ہے بھی درست کہ ناگ کا ڈسا بچتا نہیں۔ جن لوگوں کو ناگ کاٹتا ہے ان کے ماحول میں رہنے والوں پر دہشت تو طاری ہوتی ہے۔ لیکن ان کی سوچ کے دھارے اس طرف نہیں چلتے کہ آخر وہ کیا چیز ہے جو ناگ کے زہر کو اس قدر قاتل بنا دیتی ہے کہ ادھر ڈسا اور ادھر انسان ختم۔ اس میں کوئی خاص ہی چیز ہو گی۔ اس کا زہر دوسری زہروں سے خاصا مختلف ہو گا۔ بتایا گیا ہے کہ آج کل سکاٹ لینڈ میں وہاں کے سائنس دان ناگ کے زہر پر تحقیقات کر رہے ہیں۔ اس تحقیق کے نتیجہ میں اگرچہ یہ تحقیق ابھی جاری ہے موثر دوائیں بھی تیار کی گئی ہیں۔ جو درد کو کم کر دیتی ہیں۔ اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں بیماری اپنی جگہ پر اور بیماری کے نتیجہ میں جو درد پیدا ہوتا ہے وہ اپنی جگہ پر۔ درد بیماری سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے۔ درد تو ہے ہی تکلیف۔ تجربات سے پتہ چلا ہے کہ ناگ کے زہر میں کچھ ایسے اجزاء موجود ہیں جن سے انسانی پٹھے اور گردے وغیرہ متاثر ہوتے ہیں۔ اور وہ اتنے زیادہ متاثر ہو جاتے ہیں کہ اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں بلکہ سانس لینا بھی ناممکن ہو جاتا ہے۔ سانپ کے کاٹنے سے انسان میں لڑنے اور مدافعت کرنے کی قوت ختم ہو جاتی ہے۔ اور یہ بات واضح ہے کہ جس انسان میں یا جب انسان میں بیماری سے لڑنے اور مدافعت کرنے کی قوت ختم ہو جائے اس پر اگر کوئی بیماری حملہ کرے تو اس کا علاج تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ سانپ کے کاٹنے سے یہ اثر بھی ہوتا ہے کہ انسان غنودگی محسوس کرتا ہے۔ عام دنیا سے لاتعلقی یعنی وہ ہر چیز سے بیزاری کا اظہار کرتا ہے یا اس کے متعلق کسی بھی خیال کے اظہار سے گریز کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ کسی بات کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ اور یوں لگتا ہے کہ خاموشی سے موت کی تاریکی میں اترتا چلا جا رہا ہے۔

اس بات کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ یہ معلوم کیا جائے کہ اس زہر میں کونسی ایسی چیز ہے کہ انسان کو دنیا سے قطعی طور پر لاتعلق بنا دیتی ہے۔ پتہ یہ چلا ہے کہ اس زہر میں ایک خاص قسم کا اینزائم (Enzyme) ہوتا ہے جو انسانی جسم میں موجود مرکبات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کے انزائم پر تجربہ کر کے یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کے بہت سے انزائم ایسے ہیں جو جسم میں شامل بعض عناصر کو توڑ دیتے ہیں۔ پرانے زمانے میں بلکہ ۱۹۳۰ء تک سانپ کے زہر کو لوگ شدید درد کے لئے استعمال کرتے تھے۔ مثلاً کینسر' انجائنا یا میگرین کا درد۔ اب اسی بات کے نتیجہ میں سانپ کے زہر سے درد کے علاج کے لئے موثر طریقے دریافت کئے جا رہے ہیں۔ کیونکہ ڈاکٹروں کا اب یہ بھی خیال ہے کہ سانپ کے زہر سے ڈیپریشن اور اختلاج وغیرہ کا بھی علاج کیا جا سکتا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر راجا نصراللہ خان جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ۔ربوہ

باہمی لین دین میں تحریر کی اہمیت

بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ایسی ہیں جن کو اپنانے سے انسان کے روزمرہ کے معمولات اور ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات پر بہت خوشگوار اثر پڑتا ہے جبکہ ان کو نظرانداز کرنے اور ان کو اہمیت نہ دینے سے کئی قسم کے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ آج کل ملکی معاشرے میں جو چیز عام نظر آتی ہے اور بسااوقات تکلیف دہ صورت اختیار کر جاتی ہے وہ باہمی لین دین اور حساب کا گھمبیر اور پُرپیچ مسئلہ ہے۔ تحقیق اور مشاہدہ ہمیں بتاتے ہیں کہ اس مسئلہ کی بنیادی اور عمومی وجہ فریقین کا باہمی لین دین۔ حساب اور ادائیگی و وصولی کو ضبط تحریر میں لانے سے پہلوتہی۔ بے توجہی اور بے اعتنائی ہے۔ خاکسار کے علم میں اسی قسم کے ایک تنازعہ کی تفصیلات آئیں جو عمارت تعمیر کرنے والے ایک ٹھیکیدار اور سامان سپلائی کرنے والے ایک دوکان دار کے درمیان چل رہا تھا جبکہ ٹھیکیدار کا اصرار تھا کہ وہ پوری ادائیگی کر چکے ہیں۔ فریقین سے سوال جواب کے دوران خاکسار کو کئی برس پہلے کی ایک کتاب یاد آگئی۔ یہ اکاؤنٹس کے موضوع پر ایک ہندو مصنف کی لکھی ہوئی کتاب تھی گو کتاب انگریزی زبان میں تھی لیکن مصنف نے دیباچے کا آغاز ایک شعر سے کیا تھا جو کچھ اس طرح سے تھا ؎

پہلے لکھ پیچھے دے
بھول چوک کاغذ سے لے

جب میں نے دوران گفتگو یہ شعر ٹھیکیدار صاحب کو سنایا تو فرمانے لگے "بات یہ ہے کہ میں چھوٹی چھوٹی رقوم کی زیادہ پرواہ نہیں کرتا۔ اگر میں مختلف رقوم جمع کروں تو لاکھ سوا لاکھ روپیہ میں نے مختلف لوگوں سے لینا ہے لیکن تحریر نہ ہونے کی وجہ سے میں ان سے اصرار نہیں کرتا۔"

بے نیازی حد سے گزری ان صاحب کا جواب بے نیازی کی حد تھی۔ میں نے عرض کیا اس طرح تو آپ لوگوں کو بہت برا نمونہ دے رہے ہیں اور ان کی عادت بگاڑ رہے ہیں اب دوسرا دوکاندار چند سو روپے ان کے ذمہ نکال رہا تھا اور وہ دینے سے انکاری تھے۔ اس طرح کی اور کئی مثالیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ دو صاحبان آپس میں زبانی بات کر کے چیزوں کا تبادلہ کرتے ہیں۔ کوئی تحریری شرط یا وضاحت نہیں رکھی جاتی۔ جب تنازعہ کی شکل پیدا ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں حالانکہ دونوں قصوروار ہوتے ہیں کیونکہ کسی بات کا تحریری ثبوت اپنے پاس نہیں رکھتے۔

دین حق کی واضح تعلیم دین حق نے باہمی لین دین قرض اور تجارت کے متعلق بہت ہی واضح اور مفید اصول بیان فرمایا ہے۔ سورہ بقرہ میں واضح طور پر ارشاد ہوا ہے:
"اے ایمان والو! جب تم ایک دوسرے سے مقررہ معیاد کے لئے قرض لو تو اسے لکھ لو" (رکوع ۳۹) حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی وضاحت فرماتے ہیں کہا گیا ہے کہ قرض لو مدت مقررہ کے ساتھ یعنی قرض بھی لو اور مدت بھی مقرر کرو کہ فلاں وقت تک روپیہ واپس کر دوں گا۔" اگلے حصہ کی وضاحت کے طور پر قوسین میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔ "پس لین دین کا لکھنا ضروری ہے"

دین حق نے قرض اور واجب الادا رقم کے متعلق نہایت ہی شاندار اور محفوظ اصول بیان فرمایا ہے۔ قرض کے سلسلہ میں ادائیگی کی مدت کا بھی تعین ہونا چاہئے اور تحریر میں ہر چیز واضح کرنی چاہئے۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ واجب الادا رقم کا تحریری ثبوت موجود ہو گا دوم یہ کہ قرض خواہ اور قرض دار دونوں کو ایک تحفظ اور ذہنی سکون حاصل ہو گا۔ مدت کے تعین کے بعد قرض دار ذہنی آسودگی کے ساتھ قرض لی ہوئی رقم سے فائدہ اٹھا سکے گا اور قرض خواہ کی طرف سے رقم کی ادائیگی کے روز روز کے اصرار سے بچ جائے گا۔ اس طرح قرض خواہ بھی اس بات پر اطمینان محسوس کرے گا کہ اتنی مدت گزرنے کے بعد اس کو اپنی رقم مل جائے گی کیونکہ قرض دار نے اپنی سہولت کے ساتھ اس بات کا تحریری طور پر وعدہ لیا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے سے دونوں کو فائدہ بھی ہو گا اور ثواب بھی۔

لین دین اور رقوم کی ادائیگی آپ جب بھی آپس میں یا کسی کاریگر یا دوکاندار سے لین دین کریں اور اجرت یا قیمت طے کریں تو ادائیگی کے وقت ان سے تحریری حساب مانگیں اور ادائیگی کرتے وقت ان سے دستخط لیں۔ اگر حساب جاری ہو تو جتنی رقم ادا کر دی جائے اس کی تحریر حاصل کرنی چاہئے اور بقایا واضح طور پر تحریر ہونا چاہئے تاکہ آئندہ کسی قسم کا ابہام اور اختلاف پیدا نہ ہو۔ اس طرح جب دوکاندار حضرات مختلف چیزوں کا بل صاحب خانہ کو دیں مثلاً تعمیر کے سلسلہ میں بجلی کا سامان۔ سیمنٹ کی بوریاں۔ سینیٹری کی مختلف اشیاء تو بل کی ادائیگی پر بل کی وصولی کے دستخط کریں اور الگ اگر اپنی کاپی یا رجسٹر میں وہ رقم لکھ رکھی ہے تو وہاں بھی وصولی ڈال کر حساب صاف کر دیں۔

نرخ واضح ہونے چاہئیں بعض دفعہ صاحب خانہ اور کاریگر میں اس بات پر بھی جھگڑا ہو جاتا ہے کہ نرخ یا اجرت کیا مقرر کیا گیا تھا۔ اس کا بھی حل یہی ہے کہ جو نرخ طے کیا جائے اسے ضبط تحریر میں لایا جائے اس طرح اشیاء کی کوالٹی اور دیگر شرائط اگر مقرر کی جائیں تو واضح طور پر تحریر کی جائیں۔ بہت سے اختلافات اس وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں کہ ہر فریق یہ سمجھتا ہے کہ اس نے جو بات زبانی طور پر کہی تھی اس کا مفہوم وہ تھا جو وہ اب کسی ثالث یا منصف کے پاس بیان کر رہا ہے۔ اگر یہ باتیں تحریری شکل میں محفوظ کر لی جائیں تو کسی فریق کو بھی مقرر شدہ شرائط سے اعراض کرنے کا بہانہ نہیں ملے گا۔

صحیح طریق ہی محفوظ طریق ہے بعض احباب یہ سمجھتے ہیں کہ جہاں بے تکلفی اور دوستی ہو وہاں تحریر لکھنا اچھا نہیں لگتا۔ یہ سوچ بالکل بے بنیاد اور غیر معقول ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو ہمیں اس کی پوری پوری پابندی کرنی چاہئے یہ حکم دوسرے احکام کی طرح لازماً حکمت اور بہتری کے لئے بھی ہے اس پر عمل کرنے سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو گی اور اس پر عمل نہ کرنے سے سراسر نقصان اور خسارہ ہو گا دوسرے یہ کہ اکثر لین دین دوستوں اور عزیزوں میں ہی ہوتا ہے اور اختلاف بھی انہیں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ جو بعض افسوسناک صورتوں میں بہت گہرا اور ناقابل تلافی ثابت ہوتا ہے۔ اگر ہم سب لوگ تجارت قرض اور لین دین میں تحریر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرنے لگیں تو کسی کو بھی جھجک محسوس نہیں ہو گی کہ آپس میں بے تکلف دوست عزیز باہمی معاملات اور لین دین کو تحریری شکل کیوں دیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم آپس میں حسنِ معاملہ کو فروغ دیں اور اچھی باتوں پر عمل کر کے اپنے معاشرہ کو جنت نظیر بنا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی ہمت اور طاقت دے۔

امان اللہ امجد

بچوں کا عالمی دن

بازار میں سے گزرتے ہوئے ایک معصوم سی آواز نے مجھے روک لیا۔

بھائی صاحب! پالش کروائیں گے؟

میرے سامنے دو چھوٹے چھوٹے بچے ہاتھوں میں پالش کا سامان پکڑے حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ دوپہر کا وقت تھا۔ میرے جواب دینے سے پہلے ہی ایک بچہ بول پڑا:

" پالش کروا لیں بھائی صاحب! ابھی تو ہماری بوہنی بھی نہیں ہوئی"

یہ دونوں بچے جن کی عمر دس بارہ سال ہو گی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ روزانہ فیصل آباد کے ایک گاؤں سے جوتیاں پالش کرنے کے لئے ادھر آتے ہیں۔ صبح آٹھ بجے سے شام پانچ بجے تک وہ یہ کام کرتے ہیں۔ ایک کا نام غلام رسول تھا اور دوسرے کا نام مقبول تھا۔ غلام رسول نے بتایا کہ اس سے پہلے وہ سندھ میں رہتے تھے۔ وہاں ان کے والدین زمین بیچ کر فیصل آباد آ گئے۔ اس کے دوسرے بھائی پیالیاں بیچنے کا کام کرتے ہیں۔

بچوں سے پوری قوم کا مستقبل وابستہ ہوتا ہے۔ اور زندہ قومیں ہمیشہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت سے کبھی غافل نہیں ہوتیں بلکہ ایسے خطوط پر ان کی تربیت کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ پیش آنے والی زمہ داریاں صحیح رنگ میں ادا کر سکیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ہر مرد و عورت کے لئے علم حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے۔ کیونکہ تعلیم قوموں کی تربیت میں ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے اور کسی بھی معاشرے میں تعلیم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اس وقت ہمارے معاشرے میں ایسے بے شمار بچے ہیں جو سکول جانے کی عمر کو پہنچ چکے ہیں لیکن اپنے حالات کی وجہ سے وہ محنت مزدوری کرنے پر مجبور ہیں۔ مختلف شہروں میں یہ بچے کہیں کاریں صاف کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ کہیں لوہے کا سخت کام کر رہے ہیں۔ کہیں اخباریں بیچ رہے ہیں اور کہیں اینٹیں اٹھا رہے ہیں۔ ہوٹلوں، کارخانوں اور ورکشاپوں میں ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ اور یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ وہ بچے جن کے ہاتھوں میں قلم اور کتاب ہونی چاہئے۔ ان ہاتھوں میں اوزار نظر آتے ہیں۔ ہمارا تعلیمی نظام اس وقت کس مقام پر ہے۔ اس کا ہلکا سا خاکہ وفاقی وزیر تعلیم سید خورشید احمد شاہ نے ۹۔ ستمبر ۱۹۹۴ء کو جنگ اخبار میں بیان کیا۔ ان کے جائزہ کے مطابق ہر سال ۵۵ لاکھ بچے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کلنٹن کا سہارتو سے مشرقی تیمور کے متعلق مطالبہ

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے انڈونیشیا کے صدر سہارتو سے تقاضا کیا ہے کہ وہ اپنے ملک کے بنیادی حقوق اور مشرقی تیمور پر اپنا ریکارڈ بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ صدر سہارتو کے ساتھ ایک گھنٹہ کی میٹنگ میں اپنی وہ اپیل دہرائی جس میں انہوں نے کہا تھا کہ تیمور کے لوگوں کو اپنے مسائل پر زیادہ اختیار ہونا چاہئے۔ یاد رہے اس جزیرہ پر انڈونیشیا نے ۱۹ سال قبل قبضہ کر لیا تھا اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے باوجود اسے اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔

صدر بل کلنٹن نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ اسے معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشیا کے حکام اور تیمور کے جلاوطن لیڈروں کے درمیان بات چیت ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ انڈونیشیا نے تیمور میں موجود فوج کی تعداد میں کمی بھی کر دی ہے۔ صدر سہارتو کے ساتھ اس بات چیت میں صدر کلنٹن کا لب و لہجہ مستحکم تھا۔ یہ بات امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹوفر نے بتائی۔ صدر نے اب تک اس معاملے میں جو پیش رفت ہوئی ہے۔ اس پر اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ مجھے امید ہے کہ یہ عمل اب تیزی سے آگے بڑھے گا۔

اگرچہ اس میٹنگ میں اس بات پر زور دیا گیا کہ امریکہ اور انڈونیشیا کے تعلقات کافی مضبوط ہیں۔ کلنٹن نے سہارتو کی قائدانہ صلاحیتوں کی از حد تعریف کی۔ جن کی وجہ سے ایپک کانفرنس کامیابی سے اختتام کو پہنچی۔

امریکی صدر نے اس بات پر زور دیا کہ امریکہ اور انڈونیشیا کے ساتھ مل کر کام کرنے سے بین الاقوامی سطح پر بہت سے مسائل پر اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ مشرقی تیمور کا مسئلہ ایجنڈے کا اس وقت ایک اہم آئٹم بن گیا جب ۲۹ تیموری نوجوانوں نے امریکی سفارت خانہ کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا۔ اور دیلی Dili میں جو تیمور کا دارالحکومت ہے تازہ ہنگامے شروع ہو گئے۔ اس وقت دونوں صدور میں جو بات چیت ہوئی اس کے نتیجہ میں کلنٹن نے کہا کہ ہم سہارتو کی اس یقین دہانی کو خوش آمدید کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو جو ایمبیسی میں موجود ہیں اگر امن سے باہر آ جائیں تو ان کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے کہا کہ امریکہ اور انڈونیشیا کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ امریکہ کے لوگوں کو یہ اطمینان ہو کہ انڈونیشیا بنیادی انسانی حقوق کی پاسداری کے لئے کوشش کر رہا ہے۔

"خداؤں کے گھر" میں ہندوستان کے خلاف اعلان جنگ

بھارت کے صوبہ اتر پردیش کے خوبصورت ہمالیائی علاقے میں پہلے ہی اس کے خلاف غم و غصہ کی لہر پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن اب یہ اعلان جنگ کا رنگ اختیار کر چکی ہے۔ بھارتی حکومت کے لئے یہ ایک ناخوشگوار جھگڑا ہے اور فوج ہی اس جھگڑے کے نبٹانے میں بنیادی کردار ادا کرے گی۔ ہمالیہ کی ترائی میں واقع اس علاقے میں جسے ہندو دیوتاؤں کا مسکن بھی کہتے ہیں پچھلے آٹھ ماہ میں لاکھوں لوگوں نے اپنے لئے بھارت کے اندر رہتے ہوئے علیحدہ وطن قائم کئے جانے کا مطالبہ کر رکھا ہے۔ اور وہ اس کا نام اتراکھنڈ (شمالی ریاست) رکھتے ہیں۔

یونیورسٹی آف گڑھوال کے وائس چانسلر بی۔ ایس۔ راجپوت کا کہنا ہے کہ ہر چیز بے حس و حرکت اور خاموش ہے۔ مسٹر راجپوت نے کہا کہ پیشتر اس کے کہ یہ علاقہ جل اٹھے حکومت کو کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر اتراکھنڈ یوں نے کشمیریوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی تو کشمیر جیسی صورت حال کا پیدا ہو جانا یقینی ہے۔ دیوتاؤں کا یہ مسکن ایک غیر معمولی علاقہ ہے۔ کیونکہ یہاں کی آبادی میں ہر آٹھ آدمیوں میں سے ایک فوج میں ملازم ہے۔ یہاں جو جلسے جلوس ہوتے رہے ہیں ان میں تین لاکھ پچاس ہزار حاضر خدمت یا ریٹائرڈ فوجی حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور اتراکھنڈ کی تائید میں مظاہرے کرتے رہے ہیں۔ یہ اتراکھنڈ آٹھ پہاڑی اضلاع پر مشتمل ہو گا۔

اس وطن پرست تحریک کی پشت پناہ ایک زیر زمین اتراکھنڈ لبریشن ٹائگرز فرنٹ ہے جس کے ممبر ریٹائر شدہ فوجی ہیں اور اس تحریک کی سربراہی ریٹائرڈ جنرل کر رہے ہیں۔ ہندوستان نے جو چار جنگیں چین' اور پاکستان کے ساتھ لڑی ہیں ان جنگوں میں مارے جانے والے سپاہیوں کی بیوائیں' ان کے ماں باپ اور ان کے بچے اس تحریک کی ہر رنگ میں مدد کر رہے ہیں۔ یہ بات دھرم پال جو کہ اس تحریک کا ایک بہت بڑا لیڈر ہے اس نے بتائی ہے۔

مستورات بھی اتراکھنڈ مہم میں پیش پیش ہیں اور اس تحریک کو نینی تال کے قصبے کے ارد گرد کے علاقہ میں رہنے والے ۶۰ لاکھ باشندوں کی حمایت حاصل ہے۔ اس سال کے مارچ سے پیشہ ور لوگ اپنے اپنے کاموں پر نہیں جا رہے ہیں۔ اور ہزاروں طلباء نے اپنی کلاسوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ ہندوستان کی حکومت نے نچلی ذاتوں کے لئے ۲۷ فیصد حکومتی ملازمتیں ریزرو کر رکھی ہیں اور یہ بات بھی ان علاقوں کے لوگوں کے لئے بہت ناراضگی کا باعث بنی ہوئی ہے۔

اگست اور ستمبر میں پولیس نے ۲۴ پرجوش کارکنوں کو گولیوں سے بھون دیا اس واقع کے بعد یہ تحریک تیزی سے بڑھی لیکن جنگلی آگ کی طرح یہ اس وقت پھیلی جب مبینہ طور پر پولیس نے اس تحریک کی ہمدرد خواتین سے زبردستی زیادتی کی۔ احتجاج کرنے والے مظاہرین نے پولیس سٹیشنوں' پولیس کے دفاتر اور گاڑیوں اور کئی دکانوں کو نذر آتش کر دیا اور اس "دیوتاؤں کے مسکن" جس میں ہندوؤں کی سولہ متبرک یاترا کی جگہیں ہیں کو نفرت کے بھڑکتے الاؤ میں تبدیل کر دیا۔

اتراکھنڈ انقلابی پارٹی کے صدر کاشی سنگھ ایری کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ حکومت کے اس علاقے کی طرف بے توجگی کا نتیجہ ہے۔ یہاں فی کس سالانہ آمدنی ۸۳۳ ڈالر ہے۔ ۶۵ فی صد آبادی بے کار ہے۔ اس علاقے کی زمین کا صرف چھ فی صد قابل کاشت ہے۔ صرف ۴۰ فیصد آبادی خواندہ ہے۔ پھر اس کا نتیجہ اور کیا نکل سکتا ہے۔

ان علاقوں کے ایک ایڈ منسٹریٹر نے کہا ہے کہ اس علاقہ کا بیشتر اسلحہ ان لوگوں کے پاس ہے۔ اندرامنی بدونی جسے ان پہاڑی علاقوں کا مہاتما گاندھی کہا جاتا ہے نے کہا ہے کہ ہم دہشت گرد نہیں ہیں لیکن ہم اس جنگ کو ظالموں کے گھر تک لے جائیں گے۔ ۲ دسمبر کو دس لاکھ لوگ اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کریں گے۔ دریں اثناء ان پہاڑوں کی عورتوں نے اس مہینہ کے بقایا دنوں میں احتجاجی مارچ جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

☆ ○○○ ☆

سفید فام زمینداروں کی شکست

زمبابوے کی گورنمنٹ سفید فام زمینداروں کی ساڑھے بارہ ملین ایکڑ زمین تقسیم کرنے کی تجویز کر رہی ہے۔ اس پر سفید فام زمینداروں نے عدالتوں سے رجوع کر رکھا ہے۔ اگرچہ یہ قصہ دیر تک عدالتوں میں چلتے رہنے کی توقع ہے لیکن پہلے مرحلے پر وہ شکست سے دوچار ہو گئے ہیں۔ ایک ہائی کورٹ کے جج نے ایک ٹیسٹ کیس میں فیصلہ دیا ہے کہ گورنمنٹ نے خاص خاص فارموں پر قبضہ کرنے کا ارادہ ظاہر کر کے کوئی غیر دستوری کام نہیں کیا۔ جب کہ اس کا ارادہ شہروں کے زیادہ آبادی والے علاقوں سے سیاہ فام لوگوں کو ان فارموں پر بسانے کا ہے۔

جج گاڈ فرے چیڈیاؤ سیکو نے یہ بات واضح کر دی کہ عدالت گورنمنٹ کی اس سکیم کی موید ہے کہ سفید فام زمینداروں کی زمینوں پر سیاہ فام لوگوں کو بسایا جائے۔ جج کے اس ریمارک پر سفید فام زمینداروں کی طرف سے یہ نکتہ چینی کی گئی کہ جج صاحب ایک سیاسی بیان دے رہے ہیں۔

پچھلے سال سے زمبابوے میں نسلی مسائل شدت سے سامنے آ رہے ہیں۔ زمباوے میں ۱۵ سال پہلے سفید فام اقلیت اور سیاہ فام اکثریت میں ایک خونی جنگ لڑی گئی تھی۔ لیکن زمبابوے کی آزادی کے بعد بھی سفید فام لوگوں کے قبضہ میں بہت بڑے زرعی فارم چلتے آ رہے ہیں جس کا سیاہ فام لوگوں کو بہت رنج ہے۔

ایک متنازعہ قانون زمینوں کے قومیانے کے بارے میں بنایا گیا ہے۔ جس کے تحت خاص خاص نامزد کئے گئے فارموں کے مالک اپنی زمینوں کو نہ تو بیچ سکتے ہیں نہ ہی ان کو پٹہ پر دے سکتے ہیں۔ ایسا کرنے کے لئے انہیں زراعت کے وزیر سے اجازت نامہ حاصل کرنا ہو گا اور وزیر زراعت جس فارم کو چاہے حکومت کی طرف سے لے لے اور دس سال کے اندر اندر اس کی قیمت ادا کر دے۔

☆ ○ ☆

بقیہ صفحہ ۵

سکول جانے سے محروم ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ جو سکولوں میں داخل ہوتے ہیں ان کی ایک بہت بڑی تعداد پرائمری تعلیم مکمل کرنے سے پہلے ہی سکول چھوڑ جاتی ہے۔ صرف ۳۱ فیصد بچیاں سکول میں داخل ہوتی ہیں جس میں سے ۷۰ فیصد لڑکیاں پانچویں جماعت سے پہلے ہی سکول چھوڑ جاتی ہیں۔ قوم کو اس وقت کئی لاکھ پرائمری سکولوں کی ضرورت ہے۔ لیکن ہم صرف سوا لاکھ سے گزارہ کر رہے ہیں۔ اب جبکہ دنیا اکیسویں صدی کے دروازے پر کھڑی ہے۔ پاکستان ابھی تک ناخواندگی کے طوق سے نجات نہیں حاصل کر سکا۔ زندگی کے ہر شعبے کی ترقی کا دارومدار تعلیمی نظام کی کامیابی پر ہے۔ زرعی شعبے کی پسماندگی سے لے کر صنعتی کساد بازاری تک اور سروسز سیکٹر کے عدم استحکام سے لے کر بیرونی تجارت کے خسارے تک ہر معاملے کا انحصار تعلیمی ڈھانچے پر ہے۔ اگر صرف یہ حقیقت تسلیم کر لی جائے کہ علم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

حاصل کئے بغیر دنیا میں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی تو یقین کیجئے آدھی مشکلات ختم ہو سکتی ہیں۔

اس وقت بچوں کے تعلیمی مستقبل کے تحفظ کی خاطر عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بچے بہرحال قوم کا عظیم سرمایہ ہیں۔ آج اگر بروقت ان کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ نہ دی گئی تو مستقبل کا یہ قیمتی اثاثہ ضائع ہو سکتا ہے اور آنے والا کل ہمیں ملامت کرے گا۔ ان بچوں کو تعلیم نہ ملنے کی وجہ سے وہ غلط راہوں میں پڑ کر معاشرہ پر بوجھ بھی بن سکتے ہیں اس لئے ایک روشن مستقبل کے لئے تعلیم کا حصول بہت ضروری ہے۔ ہر سال بچوں کے حقوق کا عالمی دن آتا ہے جس میں ان کے مسائل پر بات کی جاتی ہے لیکن تعلیمی لحاظ سے ابھی ہم بہت پیچھے ہیں۔

ایک جائزہ کے مطابق پاکستان میں ۸۰ لاکھ بچے گھروں اور فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں۔ کیا انہیں تعلیم حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ آخر یہ بچے کب تک احساس محرومی کا شکار رہیں گے۔ اور کب تک یہ غلامانہ زندگی بسر کرتے رہیں گے۔ کس قدر ستم ظریفی ہے کہ ایک طرف تو تعلیم کا حصول آسان کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف ان بچوں کے لئے تعلیم حاصل کرنا ایک خواب بن کر رہ گیا ہے۔ بعض جگہوں پر تعلیم تو درکنار ان بچوں کو بنیادی حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ اور جانوروں کی طرح ان سے کام لیا جاتا ہے۔ خصوصاً وہ بچے جو گھروں میں کام کرتے ہیں۔

گزشتہ دنوں اخبارات میں ایک خبر پڑھنے کو ملی کہ ایک گھر میں جب ایک ملازم بچے سے کچھ غلطی ہو گئی تو اس پر استری سے تشدد کیا گیا۔

یہ صورتحال ہے جو سب اہل وطن کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ آج تعلیمی میدان میں دیگر قومیں بعد میں آکر ہم سے آگے نکل چکی ہیں اور ہم ابھی جس مقام پر ہیں وہاں بہت محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ بچوں کے تعلیمی مستقبل کے تحفظ کے لئے ہم سب کو مل کر جدوجہد کرنی ہو گی۔ والدین، اساتذہ اور تعلیمی ادارے مشترکہ طور پر بہتر رنگ میں اپنے اپنے فرائض ادا کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس میدان میں آگے نہ بڑھ سکیں۔ ۲۰۔ نومبر جو بچوں کا عالمی دن ہے۔ ہمیں اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ اس دن بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے جو تجاویز پیش کی جاتی ہیں اور پروگرام بنائے جاتے ہیں۔ انہیں عملی شکل دی جائے۔ تمام دنیا میں یہ دن بڑے جوش و جذبے سے منایا جاتا ہے اور بچوں کے حقوق کی مختلف تنظیمیں اپنے اپنے لائحہ عمل پیش کرتی ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ بچوں کے تعلیمی مستقبل کے لئے عملی اقدامات کیے جائیں۔

اور وہ بچے جو کسی نہ کسی رنگ میں مختلف مظالم کا شکار ہیں انہیں اس سے نجات دلا کر آسان اور بہتر تعلیم فراہم کی جائے۔ تاکہ وہ معاشرے کا فعال وجود بن کر مستقبل میں ملک و قوم کا نام روشن کر سکیں۔ اور پھر کبھی کسی بچے کو پالش کا سامان ہاتھوں میں پکڑ کر بوہنی کا انتظار نہ کرنا پڑے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبدالعزیز صاحب نظارت دیوان تقریباً ایک ہفتہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں پہلے گردے میں درد تھی پھر ٹانگوں میں سخت درد ہوئی اور دل کی تکلیف بھی شروع ہو گئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب چیمہ دارالیمن ربوہ عرصہ ایک سال سے مختلف عوارض کا شکار چلے آ رہے ہیں۔

نکاح

○ مکرم رضاء اللہ خان صاحب ابن مکرم میاں خان صاحب آف سپین مقیم جرمنی کا نکاح مورخہ ۹۴-۱۱-۱۸ کو مکرم مرزا محمود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نے بہمراہ عزیزہ مکرمہ فریدہ خانم صاحبہ بنت مکرم فیض احمد صاحب چک 73/R-B کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد مبلغ بیس ہزار روپے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم صفی الرحمان صاحب خورشید صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پھوپھی زاد عزیزہ بشریٰ اہلیہ بشیر احمد صاحب بنت قریشی محمد اقبال صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ مورخہ ۲۰۔ نومبر ۱۹۹۴ء صبح تین بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ آپ کو بلڈ کینسر کی شکایت تھی بیماری کا علم ایک شام قبل ہوا۔ علاج شروع ہوا مگر جانبر نہ ہو سکیں۔ آپ کی عمر ۳۵ سال تھی۔ اسی روز بعد نماز عصر احمدیہ قبرستان میں مکرم ضیاء الحق صاحب سیٹھی امیر جماعت جہلم شہر نے جنازہ پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کروائی۔

بہنت صابرہ شاکرہ تھیں۔ بطور یادگار چار بیٹے چھوڑے ہیں۔ یہ صدمہ ہمارے خاندان کے لئے بڑا سخت ہے۔ گزشتہ سال ہماری پھوپھی جان کی وفات ہو گئی تھی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

○ مکرم میاں عبدالقیوم ناگی صاحب ابن مکرم میاں عبدالمجید صاحب ناگی آف نیلا گنبد (موسیٰ اینڈ سنز والے) بعمر ۶۸ سال مورخہ ۴۔ نومبر ۹۴ء وفات پا گئے۔ بعد نماز عصر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر لاہور نے جنازہ نیلا گنبد میں پڑھایا۔ تدفین احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم قریشی محمود احمد صاحب صدر حلقہ سمن آباد نے دعا کروائی۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دِل کی امراض

درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ HEART CURATIVE SMELL سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر $5 مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیکنگ کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان

فون ہیلپر 211283، آفس 771، کلینک 686

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع مجلس اطفال الاحمدیہ

○ سال ۹۴-۱۹۹۳ء میں کارکردگی کے لحاظ سے مقابلہ بین اضلاع میں حسب ذیل تفصیل سے الاضلاع نے امتیاز حاصل کیا۔

۱۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی۔
۲۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع میرپور آزاد کشمیر۔
۳۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور۔
۴۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع راولپنڈی۔
۵۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع میرپور خاص سندھ۔
۶۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع چکوال۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

گمشدہ گھڑی

○ ایک عدد مردانہ گھڑی ALBA ایوان محمود سے جامعہ ٹک شاپ جاتے ہوئے راستے میں گر گئی ہے۔ اگر کسی کو ملے تو نظارت اشاعت میں مظفر احمد بلال صاحب مربی سلسلہ کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

اجلاس مجلس نابینا

○ مجلس نابینا ربوہ کا سالانہ اجلاس عام مورخہ ۸ دسمبر ۹۴ء بروز جمعرات ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے براہ کرم تمام نابینا حفاظ کرام ۷۔ دسمبر ۹۴ء کی رات تک دارالضیافت ربوہ میں پہنچ جائیں۔ چٹھیاں بھی سب کے نام ارسال کر دی گئی ہیں جن کو چٹھی نہ ملے وہ اس اعلان کے مطابق سالانہ اجلاس میں شرکت کے لئے ضرور تشریف لے آویں۔ احباب کرام بھی اپنے اپنے حلقہ جات میں نابینا افراد کو اس اعلان سے مطلع کر دیں۔

مفید اور مؤثر دوائیں

• اکسیر معدہ: ہاضمے کا بہترین چورن بڑا پیکٹ ۵/- چھوٹا پیکٹ ۲/- منی پیک ۱/-
• قندِ شفاء: جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر بڑا پیک ۱۵/- منی پیک ۲/-
• حب سعال: کھانسی اور گلے کی خراش کیلئے۔ فی ڈبی ۱۵/-
• امرت دھارا: دردوں اور کیڑے کے کاٹے کا روایتی علاج۔ فی شیشی ۶/-

دوکاندار وطنی سٹاکسٹ رابطہ کریں

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون: 211538

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 23 نومبر-1994ء
ہلکی سردی جاری ہے
درجہ حرارت کم ازکم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ حزب اختلاف کے ممتاز رہنما، سابق وزیر داخلہ اور مسلم لیگ (ن) پنجاب کے چیف آرگنائزر سینیٹر چوہدری شجاعت حسین کو قرضہ واپس نہ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وفاقی وزیر داخلہ میجر جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ اپوزیشن ملزموں کو سیاست کی چھتری فراہم نہیں کر سکتی۔ پھالیہ شوگر ملز میں مالیاتی بدعنوانی کا الزام ہے۔ چوہدری شجاعت نے کہا ہے کہ کسی رکن کو سینٹ یا قومی اسمبلی کے اجلاس کے دوران یا ۱۴ دن بعد کے عرصے میں گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لئے چیئرمین سینٹ یا سپیکر سے اجازت لینا پڑتی ہے۔

○ چیئرمین سینٹ وسیم سجاد نے سینٹر چوہدری شجاعت حسین کو سینٹ میں پیش کرنے کا حکم دے دیا ہے جبکہ اپوزیشن نے سینٹ سے واک آؤٹ کر دیا اور فیصلہ کیا کہ اپوزیشن ارکان اس وقت تک سینٹ کے اجلاس میں شریک نہیں ہوں گے۔ جب تک چوہدری شجاعت کو ایوان میں پیش نہیں کیا جاتا۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ نواز شریف نے کہا ہے کہ چوہدری شجاعت کی گرفتاری حکومت کی بزدلانہ انتقامی کارروائی ہے اس طرح تبدیلی کا راستہ نہیں روکا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ سینٹ کے اجلاس کے دوران چوہدری شجاعت کو گرفتار کر کے سپیکر قومی اسمبلی کی طرح چیئرمین سینٹ کی توہین کی گئی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف اقتدار حاصل نہیں کر سکتے وہ عدم اعتماد کی جتنی چاہیں تحریکیں لے آئیں۔ حکومت کے خاتمے کا پراپیگنڈہ خام خیالی اور ڈس انفارمیشن مہم کا حصہ ہے یہ اپنی موت آپ مرجائے گا۔ پیپلزپارٹی اور مسلم لیگ (ج) میں کوئی اختلافات نہیں۔ اپوزیشن لیڈر کی منتوں میں اقتدار میں آنے کی خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی۔ امن و امان ہمیں بہت عزیز ہے اور اسے تباہ کرنے والوں سے سختی کے ساتھ نمٹا جائے گا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے اس بات پر زور دیا ہے کہ نئے عالمی نظام میں کشمیر اور بوسنیا کے مسائل حل ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا ایسا امن جس کی بنیاد طاقت کے استعمال پر ہو دیرپا نہیں ہو سکتا۔ حق خودارادیت سے محروم لوگ بین الاقوامی برادری کی ترجیحی توجہ کے حق دار ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ساتھ دینے والوں کا خیر مقدم کریں گے۔ ذاتی مفادات سے ہٹ کر بات چیت کی جائے تو اتحاد ممکن ہے لیکن ایسا کوئی اتحاد ہو بھی گیا تو ہمارا پیپلزپارٹی سے اتحاد قائم رہے گا۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ ملک میں ملائیت نافذ نہیں ہو سکتی۔ عوام پچھلے الیکشن میں ملائیت کو مسترد کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئین میں یہ گارنٹی دی گئی ہے کہ ایسا کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔ جو اسلام کے متصادم ہو۔ قانون شہادت، زکوٰۃ، عشر، دیت و قصاص اور بیت المال جیسے قوانین پہلے ہی نافذ ہیں انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت اور ہتھیاروں کی نمائش میں کسی فرقہ کی بالادستی قائم نہیں ہونے دیں گے۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی سندھ کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت فوج کے بغیر بھی سندھ میں امن و امان بحال کر سکتی ہے۔

○ سپاہ صحابہ پاکستان کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے کہا ہے کہ غیر مسلح افراد کے لئے سپاہ صحابہ میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

○ وزیر داخلہ پاکستان کی زیر صدارت اجلاس میں بیرونی ممالک سے رقوم حاصل کرنے والے علماء اور مدرسوں کی فہرستیں تیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ تمام جماعتیں عدم تشدد کی سیاست کا اعلان کریں۔

○ کوئٹہ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے دو موبائل پولیس اہلکار جاں بحق ہو گئے۔

○ بیگم چوہدری ظہور الٰہی نے کہا ہے کہ بے نظیر نے اپنے باپ کی یاد تازہ کر دی ہے۔ انہوں نے کہا میرا بیٹا باپ کے نقش قدم پر چلے گا حکومتی ہتھکنڈوں کا جوانمردی سے مقابلہ کرے گا۔

○ مسلم لیگ فنکشنل کے سربراہ پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ اسلام آباد میں ڈیرے جمانے کا وقت آگیا ہے۔ کسی نہ کسی کا خاتمہ ہونے تک اب میں وہاں رہوں گا۔ عنقریب مٹھائی بٹنے کا وقت آرہا ہے۔ کراچی میں گولیاں چل رہی ہیں۔ اسلام آباد جاکر ہم زبانیں چلائیں گے۔

○ نیٹو کی تاریخ میں سب سے بڑی فضائی کارروائی کی گئی ۳۰ لڑاکا طیاروں نے حصہ لیا۔

اعلان

○ روزنامہ الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں دو نمائندگان مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) اور مکرم رحمت علی صاحب (ریٹائرڈ ٹیچر) اضلاع منڈی بہاوالدین، گجرات، جہلم، چکوال، سیالکوٹ، نارووال کا دورہ کر رہے ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ نئے خریداران بنانے میں تعاون کر کے مشکور فرمائیں۔

(مینیجر)

اکبر کلاتھ ہاؤس پر آج سے
کپڑے کی شاندار سیل
نیز اکبر کلاتھ ہاؤس کرایہ کیلئے دستیاب ہے
رابطہ۔ اکبر کلاتھ ہاؤس
محسن بازار۔ اقصیٰ روڈ ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
• خدمت • دیانت • امانت
مکانات۔ پلاٹ۔ دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379

سیل • سیل • سیل
موسم سرما کے کپڑے کی سیل جاری ہے
قیمتوں میں حیرت انگیز کمی۔ جلدی کیجئے
الفردوس کلاتھ ہاؤس
اقصیٰ روڈ ربوہ

الیکٹروہومیوپیتھک ڈاکٹر/لیڈی ڈاکٹر بنیئے
میٹرک خواتین و حضرات کیلئے ایک سالہ ڈاکٹرز، حکماء، نرسز کیلئے 6 ماہ کا D.E.H.M ڈپلومہ کورس بعد میں 6 ماہ کا M.D.E.H کورس۔ J.S.O
جرمن ادویات دستیاب ہیں
خصوصیات: کورسز بذریعہ ڈاک گھر بیٹھے کرنیکی سہولت
ریگولر کلاسز: افواج پاکستان کے ملازمین کیلئے خصوصی رعایت
کورس کی پراسپیکٹس حاصل کرنے کیلئے مبلغ /15 منی آرڈر کریں
لٹریچر حاصل کرنے کیلئے جوابی لفافہ
NUSRAT ELECTRO HOMOEOPATHIC MEDICAL COLLEGE
Enter to learn / Leave to Serve Humanity
FAISALABAD
پرنسپل: رانا محمد ارشد خاں
نصرت الیکٹروہومیوپیتھک میڈیکل کالج رجسٹرڈ
158/D پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ فیصل آباد
فون 42722 43888

خالص دیسی گھی سے تیار شدہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون۔ آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن سویٹ اینڈ بیکرز
بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
اقصیٰ روڈ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

بہترین رزلٹ والا ڈش انٹینا
اب صرف 8 فٹ /5500 /7000 بمعہ مکمل سامان گارنٹی کیساتھ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211274